103414 ـ خاوند اور بیوی کا آپس میں ایك دوسرے کے لیے گانا گانے کا حکم

سوال

خاوند کا اپنی بیوی کے لیے یا پھر بیوی کا اپنے خاوند کے لیے گانا گانے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی نے خاوند اور بیوی کے لیے ایك دوسرے سے لطف اندوز ہونا اور لذت اٹھانا مباح کیا ہے، اور صرف دبر میں جماع کرنا یا پھر حیض یا نفاس کی حالت میں جماع کرنا حرام کیا گیا ہے، اس کے علاوہ باقی سب کچھ بیوی کو دیکھنا اور چھونا اور بوس و کنار کرنا اور خوبصورتی و بناؤ سنگھار کرنا، اور محبت کے الفاظ کہنا یہ سب مباحات میں شامل ہوتا ہے.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا بیوی کے لیے شرعی طور پر اپنے خاوند کا سارا جسم دیکھنا جائز ہے، اور خاوند اپنی بیوی کو حلال چیز سے لطف اندوز ہونے کی نیت سے دیکھ سکتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" عورت کے لیے اپنے خاوند کا سارا جسم دیکھنا جائز ہے اور اسی طرح بغیر کسی تفصیل کے خاوند کے لیے بھی اپنی بیوی کا سارا جسم دیکھنا جائز ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہيں، مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے یہ لوگ قابل ملامت نہیں، اس کے علاوہ جو کوئی بھی اور راہ اختیار کریگا تو وہی حد سے تجاوز کرنے والا ہے المؤمنون (5 ـ 7). انتہی

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 226).

خاوند اور بیوی کا آپس میں لطف اندوز ہونے میں یہ بھی شامل ہے کہ بیوی اپنے خاوند کے لیے گانا گائے، اور خاوند اپنی بیوی کے لیے گانا گائے، لیکن.... اس میں کچھ شروط کا ہونا ضروری ہے تا کہ یہ گانا مباح بن سکے، ذیل میں

کچھ شروط دی جاتی ہیں:

اول:

یہ گانا آلات موسیقی مثلا پیانو، اور بانسری باجا ڈھول وغیرہ سے خالی ہو.

دوم:

گانا کلام ہے اس کی اچھی چیز اچھی ہے اور بری اور قبیح غلط اور قبیح ہوگی، اس لیے واجب اور ضروری ہے کہ یہ گانا لوگوں کی عزت میں طعن یا کسی معین عورت کے اوصاف بیان کرنے سے خالی ہو.

اور اس کے ساتھ ساتھ وہ عبادات و اطاعت اور دینی شعائر کے خلاف کلام سے خالی ہونا چاہیے، اور غزل ہونے میں کوئی حرج نہیں، اور اسی طرح خاوند اور بیوی کے اوصاف بیان کیے گئے تو بھی کوئی حرج نہیں، اگر معاملہ دونوں کے متعلق ہو تو اس کی کوئی حدود نہیں ہیں.

اور ان دونوں یعنی خاوند اور بیوی کے لیے تو لفظی اور اوصاف والی غزل سے بھی بڑی چیز جائز ہے یعنی جماع.

سوم:

یہ گانا خاوند اور بیوی کے علاوہ کوئی اور نہ سن رہا ہو چاہے ان کی اولاد ہو اگرچہ وہ چھوٹی عمر کے ہی ہوں پھر بھی نہ سن رہے ہوں، یا پڑوسی وغیرہ اس کے علاوہ کوئی اور اجنبی مرد بھی.

یہاں بچوں کو چاہے وہ چھوٹی عمر کے ہی ہوں گانا سننے سے منع اس لیے کیا جائیگا تا کہ ان کی تربیت میں خلل پیدا نہ ہو، اور اس لیے بھی کہ وہ لوگوں کو کہتے پھریں گے اور پھر ان کے ذہنوں میں اپنے گھر والوں کی غلط صورت پیدا ہو جائیگی.

اور یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ خاوند اور بیوی کے لیے ہر مباح چیز بچوں کے سامنے اعلانیہ طور پر نہیں کی جا سکتی، مثلا بوس و کنار اور چھونا اور جماع وغیرہ.

شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ سے بیوی کا اپنے خاوند کے لیے گانے کا حکم دریافت کیا گیا تو شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر تو گانے سے مقصود اور مراد خوبصورت آواز کے ساتھ ان الفاظ میں گنگنانا ہے جو ہر مسلمان کے لیے صالح ہوں اور وہ بول سکتا ہے: تو پھر وہ جو چاہے گا سکتی ہے لیکن اس میں ایك شرط ہے کہ اس سے فرض چیز ضائع

نہ ہوتی ہو.

لیکن اگر وہ ایسے الفاظ گنگنائے جن کا زبان پر لانا شرعی طور پر ۔ اصلا ۔ جائز نہیں تو پھر اس حالت میں کوئی فرق نہیں چاہے وہ خاوند کے لیے گائے یا پھر بھائی کے لیے یا بہن کے لیے.

کیونکہ ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں ۔ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ہے:

" شعر ایسی کلام ہے اس کی اچھی اچھی ہے اور بری اور قبیح بری ہی ہے "

اس لیے جب انسان بری اور قبیح کلام کرے تو اس کا محاسبہ ہوگا، اور جب بری کلام میں گانا گنگنائےگا تو پھر مؤاخذہ اور بڑھ جائیگا...

اس لیے اگر عورت اپنے خاوند کے سامنے مباح کلام میں گانا گنگناتی ہے تو گائے، اور جو چاہے خوبصورت آواز میں مباح کلام گنگنائے.

لیکن اگر اس گانے سے مقصود وہ گانے ہیں جو فحش ہوتے ہیں اور بعض فاسق مرد اور عورتوں کا پیشہ بن چکے ہیں تو پھر اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے لیے گائے یا پھر کسی اجنبی اور غیر محرم کے لیے " انتہی

سلسلۃ الھدی والنور ککی کیسٹ نمبر (42) فتوی نمبر (10).

واللہ اعلم .